# اسلامی بیداری کی لہر پر ایک نظر

## بے لاگ جائزہ ــــــ مخلصانہ مشورے

از

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

ترجمہ از عربی

مولانا نور عظیم ندوی
استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء

شائع کردہ
مسلم انٹلکچول فورم لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

# بار اوّل

۱۴۰۹ھ — ۱۹۸۹ء

طباعت ———— لکھنؤ پبلشنگ ہاؤس (آفسٹ)

صفحات ———— ۴۸

قیمت ———— پانچ روپے

باہتمام

محمد غیاث الدین ندوی

طابع و ناشر

مسلم انٹلکچول فورم لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

# فہرست

## اسلامی بیداری کی لہر پر ایک نظر

| | |
|---|---|
| پیش لفظ — از مولانا محمد رابع حسنی ندوی | ۵ |
| اسلامی بیداری کی لہر پر ایک نظر | ۹ |
| نازک امانت | ۱۰ |
| بیداری اسلام کی فطرت | ۱۱ |
| اسلامی عقائد کے ساتھ کامل ہم آہنگی | ۱۵ |
| دینیات کے وسیع مطالعہ کی ضرورت | ۱۶ |
| زمانہ اور مشکلات و مسائل زمانہ کا فہم و ادراک | ۱۸ |
| زندگی کے حقائق سے چشم پوشی کے نتائج | ۲۰ |
| اولین اسلامی معاشرہ کا امتیاز | ۲۲ |
| جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت | ۲۵ |
| جمود کو توڑنے والی تحریکیں خود جمود کا شکار | ۲۶ |
| غیر ضروری مسائل و مشکلات سے اجتناب کی ضرورت | ۳۰ |

www.abulhasanalinadwi.org

تجدید و اصلاح کی بہترین مثال ۳۰
جاہ و منصب سے بے نیازی ۳۴
جرأت و شجاعت اور قربانی کا جذبہ و شوق ۳۷
غیر مسلم اکثریت کے ملکوں میں اسلامی بیداری اور اس کا لائحہ عمل ۴۰
اسلام کی مثالی سیرت و کردار کی نمائندگی ۴۰
پُرامن بقائے باہم کی فضا بنانے کی کوشش ۴۱
سماجی بگاڑ کی اصلاح اور اخلاقی قیادت ۴۳
جمہوری حقوق کا صحیح استعمال اور قانون سازی کے رُخ و رفتار پر گہری نظر ۴۴
نئی نسل کی تعلیم و تربیت اور ان کے ایمان و عقیدہ کی حفاظت ۴۵


www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پیش لفظ

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ

وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی نے ابوظبی (متحدہ عرب امارات) میں قائم ثقافتی مرکز (CULTURAL CENTRE) کے عظیم الشان ہال میں ۲۰ ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ - ۲۹ نومبر ۱۹۸۸ء سہ شنبہ کی شام کو "اسلامی بیداری کے رہنما اصول" کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی، وسیع وعریض ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا، ان میں متحدہ عرب امارات کے بڑے ذمہ داروں، اہم شخصیتوں اور تعلیم وتربیت اور اسلامی مسائل سے دلچسپی رکھنے والوں کی بھی بڑی تعداد موجود تھی[1]، تقریر کا موضوع خود فاضل مقرر ہی کا منتخب ومتعین کیا ہوا تھا جو وقت کے

---

[1] راقم سطور کو اس سفر میں مولانا کی رفاقت کا شرف حاصل تھا، اس لئے جو کچھ لکھا جا رہا ہے وہ چشم دید ہے، امارات کے کثیر الاشاعت اخبار "الاتحاد" کی رپورٹ بھی اس سے متفق ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

تقاضے اور ضرورت کے مطابق بھی تھا، اس وقت دنیا کے مختلف ملکوں میں اسلامی بیداری کا بڑا چرچا ہے اور لوگوں نے بیداری کی ان تحریکوں سے بڑی امیدیں بھی وابستہ کر رکھی ہیں' ان پر بڑا بھروسہ کر لیا ہے۔

لیکن ضرورت اس کی پہلے بھی تھی اور آج بھی ہے کہ تاریخ کے وسیع و عمیق اور با مقصد مطالعہ اور قدیم و جدید دعوتی و اصلاحی تحریکوں' بیداریوں اور کوششوں کے تجربات کی روشنی میں اور احوال و ظروف' زندگی کے تلخ مگر ٹھوس حقائق، حال و مستقبل پر دور رس و نتیجہ خیز اثرات ڈالنے والے طاقتور معاصر افکار و رجحانات' امت مسلمہ کو گھیرے ہوئے نا قابل انکار و اغماض مشکلات و مسائل اور خطرناک سازشوں کو سامنے رکھ کر موجودہ دور میں عالم اسلامی کے اندر پھیلی ہوئی اسلامی بیداری کا دیانتدارانہ جائزہ لیا جائے اور کچھ مخلصانہ مشورے پیش کئے جائیں۔

فاضل مقرر تقریباً نصف صدی سے دینی' دعوتی و اصلاحی تحریکوں کا مطالعہ کرتے رہے ہیں' انھوں نے مختلف و متعدد تحریکوں کو بہت قریب سے دیکھا اور پرکھا ہے' بعض تحریکات کے محترم قائدین کے ساتھ ان کے گہرے مراسم و مخلصانہ تعلقات رہے ہیں ، اُن کو اُن کا اعتماد حاصل رہا ہے' اور مقرر نے اُن کی جدوجہد کے نتائج کا اعتراف بھی کیا ہے' ان کی ہمت افزائی بھی کی ہے' اور بعض اوقات کچھ ایسی باتوں کی طرف برادرانہ اور مخلصانہ انداز

www.abulhasanalinadwi.org

سے توجہ بھی دلائی ہے جن سے ان تحریکوں میں موجود کسی نقص کی تکمیل ہو سکتی تھی، یا جن سے ان کی قوت و تاثیر میں اضافہ کا امکان تھا، یا جن امور کی طرف ذمہ داروں اور کارکنوں کو مزید توجہ دینے کی ضرورت تھی، اور اکثر مواقع پر یہ مشورے اعتراف، احترام اور شکریہ کے ساتھ قبول بھی کئے گئے۔

اس برجستہ تقریر میں جس میں محترم مقرر نے ٹیپ رکارڈ سے نقل کے بعد معمولی اضافہ اور اصلاحات بھی کی ہیں، گذشتہ مختلف مواقع پر پیش کردہ تأثرات اور مشوروں کا بڑا اچھا خلاصہ آگیا ہے، اور اسلامی بیداری کے مبارک مقصد ـــ جو بڑی ذمہ داری اور بڑی نازک واہم امانت ہے ـــ کی خاطر جدوجہد میں مصروف افراد اور جماعتوں کے لئے مفید و کارآمد چیز بن گئی ہے، اس سے اسلامی بیداری کو صحیح رُخ دینے، دینی و اصلاحی کوششوں کو زیادہ مفید اور نتیجہ خیز بنانے میں مدد مل سکتی ہے، اور امت مسلمہ کو ـــ خاص طور سے اسلامی ممالک میں، جہاں بیداری کی تحریکیں زیادہ سرگرم ہیں ـــ مثالی اسلامی زندگی کے حقائق، اس کے پیغام اور اس کے مقام و منصب سے قریب تر کیا جا سکتا ہے۔

اس تقریر کو جو اصلاً عربی میں تھی کتابچہ کی شکل میں "دار عرفات" تکیہ کلاں رائے بریلی۔ یو پی نے شائع کیا ہے، اور اس کا اردو ترجمہ (جو فاضل مکرم مولوی نور عظیم ندوی صاحب استاد دار العلوم کے قلم سے ہے) شائع کرنے کا شرف

www.abulhasanalinadwi.org

مسلم انٹلکچول فورم لکھنؤ کو حاصل ہو رہا ہے۔

مسلم انٹلکچول فورم فاضل مقرر کی سرپرستی میں مسلمانوں کے اندر صحیح دینی، علمی اور عصری شعور پیدا کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے، اور یہ کتابچہ انشاء اللہ ان مقاصد کی تکمیل میں سنگ میل ثابت ہوگا، ہم حضرت مولانا مدظلہ کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے اسے فورم کی طرف سے شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

محمد رابع حسنی ندوی

صدر کلیۃ اللغۃ العربیۃ وآدابہا
دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۱۵ رجب ۱۴۰۹ھ
۲۳ فروری ۱۹۸۹ء

www.abulhasanalinadwi.org

# اسلامی بیداری کی لہر پر ایک نظر

دوستو اور بھائیو! میرے لئے بڑی مسرت و عزت کی بات ہے کہ اس معزز اور محترم مجلس میں "اسلامی بیداری" کے موضوع پر گفتگو کا موقع مجھے عنایت کیا گیا ہے، یہ موضوع بڑا اہم ہے، وہ ان دنوں علماء اور دانشوروں کی مجلسوں میں بحث و نظر اور لوگوں کی دلچسپیوں کا مرکز بنا ہوا ہے، اس وقت عالمِ اسلام کی اکثر محفلوں میں اس موضوع پر مثبت یا منفی انداز میں اظہارِ خیال کیا جا رہا ہے، ساتھ ہی یہ موضوع بڑا نازک اور حساس (SENSITIVE) بھی ہے، اس لئے کہ بعض حضرات کے دلوں میں اس اسلامی بیداری کی تائید و حمایت کا طاقتور رجحان تقدیس تک پہونچتا نظر آرہا ہے، یہ لوگ کسی بھی ملک میں پھیلتی ہوئی اسلامی بیداری کی باتیں سنتے ہیں تو ان کے سامنے اُمیدوں کے چراغ روشن ہو جاتے ہیں، اور اس بیداری سے بڑی بڑی توقعات وابستہ کر لیتے ہیں۔

لیکن میں آج کی مجلس میں کسی قدر جرأت سے کام لیتے ہوئے صراحت

www.abulhasanalinadwi.org

کے ساتھ گفتگو کرنا، اور عالمِ اسلام میں موجود اسلامی بیداری کی لہر کا تعمیری نقطۂ نظر سے تنقیدی جائزہ لینا چاہتا ہوں اور میرے خیال میں اس کی اس وقت ضرورت بھی ہے۔

## نازک امانت

اسلامی بیداری درحقیقت بڑی اہم ذمہ داری اور بڑی نازک امانت ہے، اس کی مثال ایک تیر جیسی ہے کہ صحیح نشانہ پر نہ پہونچے اور غلط پڑ جائے تو اسے کمان کا قصور نہیں سمجھا جائے گا نہ سوئے اتفاق پر محمول کیا جائے گا، بلکہ اسے تیر انداز کا قصور قرار دیا جائے گا کہ نشانہ کی غلطی دست وبازو کی کمزوری، اور تیر انداز کی ناکامی ہے، یہی حال اسلامی بیداری کا ہے اس بیداری اور حرکت نے اگر بالکل صحیح اور اچھی طرح سوچا سمجھا راستہ اختیار نہ کیا اور ذرا بھی غلطی ہوگئی تو اس سے اسلام کی ابدی وجاودانی قوت وصلاحیت پر یقین واعتماد کو ٹھیس پہونچے گی، اور یہ یقین مستحکم نہیں رہ سکے گا کہ اسلام ہی صالح اور طاقتور بیداری کی صلاحیت رکھتا ہے، فاسد ماحول کا مقابلہ کر سکتا ہے، صالح اور مثالی معاشرہ وجود میں لا سکتا ہے اور باخبر وباشعور قیادت فراہم کر سکتا ہے، بلکہ اس کا بھی خطرہ ہے کہ صحیح نظم وترتیب اور سوچے سمجھے منصوبہ کے فقدان کی صورت میں یہ بیداری اسلام اور مسلمانوں پر

www.abulhasanalinadwi.org

منفی اثر ڈالے اور مستقبل میں اسلامی بیداری کی جدید کوشش اور اس کی کامیابی و نتیجہ خیزی کے بارہ میں تشکوک و شبہات پیدا ہو جائیں۔

بعض لوگ اس بیداری کا ایک خاص مفہوم اور اس کی ایک خاص تعبیر و تشریح اپنے ذہن میں رکھتے ہیں، وہ اُسے صحیح راہ سے ہٹے ہوئے، فاسد ماحول کے خلاف ردِّ عمل اور غیر اسلامی قیادت و حکومت کے خلاف جنگ کے مُترادف سمجھتے ہیں، اور کسی بھی غیر اسلامی قیادت یا استعماری طاقت کے خلاف جدوجہد یہاں تک کہ اس کے خلاف محض نعروں، دعووں، مظاہروں اور اعلانات تک کا بڑی گرمجوشی کے ساتھ استقبال کرتے ہیں، پھر مزید تحقیق و تجسّس اور اس کے عملی نتائج کو جانچنے کی بھی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

## بیداری اسلام کی فطرت ہے

بیداری درحقیقت اسلام کی فطرت ہے، ضروری ہے کہ مسلمانوں میں اس کا سلسلہ قائم رہے، اس کی کڑیاں باہم مربوط و متصل رہیں یہ سلسلہ کہیں ٹوٹے یا رُکے نہیں، اس لئے کہ یہ امت اسلامیہ ایک منتخب اور چنیدہ امت ہے یہ انسانوں کا کوئی ریوڑ یا عام جماعتوں کی طرح مجرّد کوئی انسانی مجموعہ نہیں ہے بلکہ اللہ کے آخری نبی کی پیرو یہ امّت پوری انسانیت کی اصلاح کے لئے مبعوث کی گئی ہے، اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس اُمّت کی یہی صفت بیان فرمائی ہے،

آپ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ ایک بار کبار صحابہ سے فرمایا:۔

| | |
|---|---|
| انّما بُعثتم مُبسِّرین | تم لوگ آسانیاں فراہم کرنے والے |
| ولم تبعثوا مُعسِّرین[۱] | بنا کر مبعوث کئے گئے ہو، دشواریاں |
| | پیدا کرنے والے بنا کر نہیں۔ |

ایک صحابی حضرت ربعی بن عامر سے سپہ سالار افواجِ ایران رستم نے پوچھا کہ تم لوگوں کو یہاں کون سی چیز کھینچ لائی، عرب کے صحراؤں سے نکل کر ایران کی سرزمین تک کس غرض سے آئے؟ انھوں نے جواب دیا:۔

| | |
|---|---|
| الله ابتعثنا لنخرج من | ہم کو اللہ نے اس کام کے لئے مبعوث |
| شاء من عبادة الناس | فرمایا ہے کہ اللہ کی مشیت کے مطابق |
| إلى عبادة الله وحده | انسانوں کو انسانوں کی عبادت سے |
| ومن ضيق الدنيا إلى | نکال کر اللہ واحد کی عبادت تک، |
| سعتها ومن جور الأديان | دنیا کی تنگی سے نکال کر اس کی وسعتوں |
| الى عدل الإسلام۔[۲] | تک اور مختلف مذاہب و ادیان کے |
| | ظلم و جور سے نجات دلا کر اسلام |
| | کے عدل و انصاف تک پہونچا دیں۔ |

اور اللہ تعالیٰ کے مبارک کلام سے زیادہ واضح اور بلیغ بات کس کی ہو سکتی ہے،

[۱] ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [۲] البدایۃ والنہایۃ۔ ابن کثیر۔

www.abulhasanalinadwi.org

وہ فرماتا ہے :۔

| | |
|---|---|
| كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ | تم لوگ بہترین جماعت ہو جو |
| لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ | لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے |
| وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ | تم بھلائی کا حکم دیتے ہو، برائی |
| وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ط | سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان |
| (سورۂ آل عمران ـ ۱۱۰) | رکھتے ہو۔ |

گویا نبی آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ایک امت کی بعثت بھی شامل تھی، انسانوں کی ایک ایسی جماعت کی بعثت جو باخبر اور باشعور ہو، صحیح راہ کی طرف دعوت دیتی رہے، ہر زمانہ اور ہر مقام پر انسانوں کی دیکھ بھال اس کے ذمہ لکھ دی گئی ہے، اور ہر دور میں نسل انسانی کے عقائد و اخلاق کا احتساب اس کا منصبی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ ؎

ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات

یہ اسلامی بیداری نوع انسانی کی دائمی و ابدی ضرورت ہے، انسان کی بنیادی ضرورتوں، غذا، پانی، ہوا سے اس بیداری کی ضرورت معنوی اعتبار سے کسی طرح کم نہیں، یہ پوری انسانیت کے لئے مطلوب و مفید ہے، اور اس کا فقدان صرف اسلام اور مسلمانوں کے وجود کے لئے نہیں بلکہ انسانی معاشرہ کی سلامتی اور اس کی سلامت روی کے لئے خطرہ ہے، اسلامی دعوت

www.abulhasanalinadwi.org

وبیداری کے بغیر قومیں اور ملّتیں بغیر چپّو والے کے جانوروں کا ریوڑ بن کر رہ جائیں گی یا سواریوں سے بھرا جہاز جس کا ملّاح غائب ہو۔

آج کے زمانہ کو اسلامی دعوت وبیداری کی حاجت دوسرے زمانوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہے کیونکہ آج کا دور شہواتِ نفسانی اور شکوک وشبہاتِ ذہنی کا دور ہے، اسلام سے دور و ناما نوس فلسفوں اور افکار و نظریات کا زمانہ ہے، ہمارے آج کے زمانہ میں اسلامی بیداری کی ضرورت کہیں بڑھ گئی ہے، اور اس کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے، دنیا کے کسی ملک میں بھی یہ بیداری پیدا ہو ہمیں اس سے ہمدردی ہے، ہم اس کو خوش آمدید کہتے ہیں، اور اس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔

لیکن یہ ہمدردی ہمیں اس بات سے نہیں روکتی کہ تعمیری نقطۂ نظر سے اس کا تنقیدی جائزہ لیں، خیر و صلاح کے معیار پر پرکھیں اور اسلامی عقائد کی کسوٹی پر کس کر دیکھیں پھر اس کے بارہ میں صحیح رائے قائم کریں اور صحیح فیصلہ کریں۔

اس سلسلہ میں — میرے بھائیو! — میرے کچھ خیالات اور مشورے ہیں، انھیں میں پیش کرنا چاہتا ہوں اس امید پر کہ شاید ان سے اسلامی بیداری میں حصّہ لینے والوں، اس کی طرف دعوت دینے والوں اور اس سلسلہ میں جدوجہد کرنے والوں کو کچھ فائدہ پہونچ سکے اور صحیح راہ کی تعیین اور خطوطِ عمل کی تصحیح میں کچھ مدد مل سکے۔

www.abulhasanalinadwi.org

# اسلامی عقائد کے ساتھ کامل ہم آہنگی

اسلامی بیداری اور اسلامی دعوت کی صحت و سلامتی کے لئے اور اسے قابلِ اعتماد و لائقِ احترام اور ہر طرح حفاظت و مدافعت کا مستحق بنانے کی پہلی شرط یہ ہے کہ یہ دعوت و بیداری قرآن و حدیث پر مبنی عقائد سے مکمل مطابقت رکھتی ہو، رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ اور آپؐ کے بعد خلفائے راشدین کے اُسوۂ و عمل، ماہرینِ دین و شریعت کے علم و فہم اور جمہور اُمّت کے عقائد سے ہم آہنگ ہو، ایسا نہ ہو کہ سیاسی دھاروں اور وقتی رجحانات کے رُخ پر بہنے لگے، یا محدود مقامی حالات کا رَدِّ عمل، سیاسی غلبہ و استیلاء کی کوشش اور اسلامی حکومت کے قیام کے خالی دعووں تک محدود ہو، نوجوان آنکھ بند کر کے اس کا استقبال کرنے لگیں، اور اس کی حمایت و مدافعت کے جوش میں اس دعوت و تحریک کے سربراہوں کے عقائد کی تحقیق کی بھی ضرورت نہ سمجھیں، متفق علیہ اسلامی عقائد سے اُن کے انحراف اور بسا اوقات ان مسلّمہ عقائد سے تضاد کو بھی نظر انداز کر جائیں، کیونکہ عقیدہ ہی درحقیقت وہ ہر دم رواں پیہم دواں دریا ہے، جو ہمیشہ صحیح رُخ پر بہتا رہتا ہے جس کا دھارا نہ ٹوٹ سکتا ہے نہ اپنا رُخ بدلتا ہے لیکن وہ موجیں جو بڑے زور و شور سے اٹھتی ہیں، اور اسی تیزی سے غائب ہو جاتی ہیں، وہ نالیاں جو بہتی ہیں اور سوکھ جاتی ہیں، ان پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا، ممکن ہے وہ صبح کو موجود ہوں اور شام کو

www.abulhasanalinadwi.org

غائب ہوجائیں۔

جن لوگوں کو تاریخِ اسلامی کے گہرے اور غیر جانبدارانہ مطالعہ کا موقع ملا ہے، وہ خوب جانتے ہیں کہ تاریخ اسلامی کے مختلف ادوار میں متعدد ایسی تحریکیں اُٹھی ہیں، اور ایسے دھارے آئے ہیں، جن میں بڑی کشش تھی، سحر تھا، ایک زمانہ میں ان کو بڑا عروج حاصل ہوا، ان کا سکہ چلتا تھا، وہ تحریکیں اور افکار وخیالات روشن خیالی، عقلیت اور آزادیٔ رائے کا رمز بن گئے تھے، وہ اپنے دور کا چلتا ہوا فیشن (FASHION) تھا، اور اس دور کے نوجوان ان کو اپنانے اور ان کی حمایت ومدافعت میں فخر محسوس کرتے تھے، لیکن کچھ ہی دنوں کے بعد وہ پُرشور دھارے ہواؤں کی نذر ہوگئے، تاریخ کے صفحات میں لپیٹ دئے گئے، اور جن لوگوں کا عقائد وعلمِ کلام اور فکری تحریکوں کی تاریخ کا مطالعہ وسیع نہیں ہے، انھوں نے ان کا نام بھی نہیں سنا ہوگا۔

## دینیات کے وسیع مطالعہ کی ضرورت

اسلامی بیداری کی صحت وافادیت کے لئے دوسری لازمی شرط یہ ہے کہ یہ بیداری (امکانی حد تک) قرآن وحدیث کے فہم وادراک سے یکسر عاری اور اس کی ضرورت کی منکر نہ ہو، دینی مطالعات میں کسی حد تک وسعت بھی ہو اور گہرائی بھی، یہ ضروری ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں ـــــ جن کی تعداد بیداری کی

www.abulhasanalinadwi.org

ان تحریکوں میں روز بروز بڑھتی جارہی ہے ۔۔ کی ذہنی و فکری تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے، ان کے لئے صالح اور طاقتور فکری غذا فراہم کی جائے جو ان کی عقل و فکر کے نہاں خانوں کو منوّر کردے اور اس ایمان و یقین کو دوبارہ مستحکم کردے کہ اسلام ہی قیادت کی اور زندگی کے مشکلات کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، ان تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی ضرورت ہے کہ قرآن کریم کے ساتھ مضبوط و مستحکم ایمانی، جذباتی اور علمی ربط قائم رکھیں اور سیرتِ نبوی، ابتدائی اسلامی تاریخ، اصلاح و تجدید اور مصلحین و مجدّدین کے حالات و سوانح کے مطالعہ کو لازمی قرار دیں، یہ مطالعہ ان کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرے گا، تاریک راہوں میں روشنی فراہم کرے گا جس سے وہ اپنی صلاحیتوں کا بہتر استعمال کرسکیں گے، اور اُن کی جدوجہد کی نتیجہ خیزی اور کامیابی کے امکانات میں اضافہ ہوجائے گا اگر یہ جدوجہد اخلاص اور رضائے الٰہی کے حصول کے جذبہ پر مبنی ہے۔

اسی طرح اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ان کی انفرادی، اجتماعی اور خاندانی زندگی اور ان کے انفرادی و اجتماعی اخلاق و عادات کی اصلاح پر پوری توجہ دی جائے، اور اس انداز پر ان کی تربیت کی جائے کہ نہ صرف یہ کہ ان میں کوئی کمزوری او جھول نہ ہو بلکہ وہ دوسروں کے لئے حسنِ اخلاق، کردار کی پختگی اور استقامت میں نمونہ اور مثال بن جائیں، اللہ کے دین کی دعوت

www.abulhasanalinadwi.org

دینے والوں اور تجدید و اصلاح کی راہ میں جد و جہد کرنے والوں کا ہمیشہ پاکیزہ رہا ہے لیکن اس وقت اسلامی معاشرہ اخلاقی انحطاط، معنوی زوال، باہمی انتشار، غیر مسلم ماحول کے اثرات اور غیر اسلامی رسم و رواج، نمود و نمائش اور تفاخر و ظاہر داری کا بُری طرح شکار ہے، دعوت و اصلاح کے میدانوں میں کام کرنے والے بھی کم و بیش اس کمزوری کا شکار ہو چکے ہیں، دینی جد و جہد پر اس کے منفی اثرات بھی پڑنے لگے ہیں، اور بسا اوقات مخالفین کے لئے اس کمزوری نے اسلام پر تنقید و تشنیع کے مواقع فراہم کر دئے ہیں، جن سے اسلامی کردار کی پختگی و بلندی کی صورت میں آسانی کے ساتھ بچا جا سکتا ہے۔

## زمانہ اور مشکلات و مسائلِ زمانہ کا فہم و ادراک

دینی مطالعہ کے ساتھ ہی اپنے زمانہ اور اس زمانہ کی مشکلات و مسائل سے گہری واقفیت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، نظر اس پر بھی ہونی چاہئے کہ اس دور میں کون کون سی تحریکیں اور کیسے کیسے رجحانات پائے جاتے ہیں، عام زندگی میں ان کی کیا طاقت و اہمیت ہے، اور اسلام کے بارے میں ان کا نقطۂ نظر کیا ہے وہ دینِ اسلام کے مستقبل اور آنے والی اسلامی نسل کے لئے کس حد تک خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں، ملک و وطن کے اقتدار پر تسلّط کی جد و جہد میں مصروف قیادتیں کس انداز و قماش کی ہیں جو قوم کی زمامِ اقتدار اپنے ہاتھ میں لینا چاہتی اور معاشرہ

www.abulhasanalinadwi.org

کو اپنے افکار و عقائد اور خیالات و مرضی کے مطابق موڑنا اور زندگی کو ایک نئے سانچہ میں ڈھالنا چاہتی ہیں کیونکہ ان طاقتوں، تحریکوں اور قیادتوں سے آنکھیں بند کر لینا اسلامی جماعتوں کا اپنے خول میں بند ہو جانا اور اپنے تمام مشاغل کو دین کی دعوت، دین پر مضبوطی سے قائم رہنے، فرائض و واجبات کی ادائیگی اور ذاتی زندگی میں طہارت و عفت تک محدود کر لینا ایسا طرز عمل ہے جس کے نتیجہ میں کچھ مدت بعد شاید دین پر عمل اور احکامِ شریعت کے اتباع کی آزادی بھی چھن جائے، دین پر عمل کرنے والوں، دین کی دعوت دینے والوں کی زندگی تلخ ہو جائے اور ان کی وہ حالت ہو جائے جس کی تصویر قرآن نے ان الفاظ میں کھینچی ہے:۔

| | |
|---|---|
| حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ (سورۃ التوبۃ ۱۱۸) | زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور ان کا دم گھٹنے لگا۔ |

مسلمان دین کے باغیوں اور دشمنوں کے رحم و کرم پر، غیر اسلامی قانون سازی، اسلامی قانون میں دخل اندازی اور ان کے خاص عائلی قانون کی مخالفت کی فضا میں اور اس مغربی مسیحی تصور کے زیر سایہ زندگی گذارنے پر مجبور ہوں کہ "دین انسان کا ذاتی مسئلہ ہے، اس کا تعلق بندہ اور خدا سے ہے ــــ زندگی قانون سازی اور سیاست و نظامِ حکومت سے اس کا کوئی تعلق نہیں"۔

www.abulhasanalinadwi.org

# زندگی کے حقائق سے چشم پوشی کے نتائج

یہاں میں اپنے کچھ دوستوں سے معذرت کروں گا جن کے خیال میں زمانہ اور مسائل زمانہ کے شعور وادراک کی کوئی اہمیت نہیں، نہ اس کی کوئی ضرورت ہے کہ زندگی کے حقائق، معاصر ذہن وفکر کو مشغول کرنے والے مسائل، معاشرہ کو بنانے بگاڑنے والے نظامِ تعلیم وتربیت، افکار وخیالات کے دھاروں اور اسلامی دعوت وتبلیغ کی کوششوں کے درمیان تطبیق وہم آہنگی کے لئے ذہنی وعلمی صلاحیتیں صرف کی جائیں اور وقت لگایا جائے بعض اسلامی ممالک میں ایسے پرجوش اسلام کے داعی موجود ہیں، جنھوں نے اس پہلو کو نظر انداز کر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ سماج میں موجود اور ذہن وفکر پر مسلّط مسائل یا رجحانات میں الجھنے کی نہ ضرورت ہے نہ افادیت اور نہ ہم اس کے مکلّف ہیں کہ دیکھیں کہ معاشرہ فساد وانحراف آزاد خیالی وبدعملی کی طرف جارہا ہے یا خیر وصلاح کی طرف؟ ہمارے لئے اتنا کافی ہے کہ ہم نماز روزہ کے پابند ہیں، اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی نعمت سے نوازا ہے، اس کے احکام پر عمل کی توفیق بخشی ہے، ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

ان حضرات کے اخلاص میں شبہ کرنے کی ضرورت نہیں، ان کی جدوجہد مشقّت اور قربانیاں بھی قابلِ قدر ہیں لیکن اس کے باوجود میں یہ عرض

www.abulhasanalinadwi.org

کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ گرد وپیش کے رجحانات سے اغماض، زمانہ کی ضرورتوں اور تقاضوں سے اعراض، اپنی ذات تک محدود ہوکر رہ جانا اسلام کے صحیح فہم کا نتیجہ نہیں بلکہ اسلام کی دعوت وتبلیغ کے لئے شعور کی بیداری اس کی تربیت، حقائق ومسائل کی سمجھ، دوست دشمن کی تمیز، اور خالی خولی نعروں (SLOGANS) کے فریب سے اجتناب بھی ضروری ہے تاکہ مسلمان قوم پرستی، نسلی، لسانی یا علاقائی عصبیت اور چالاک سیاست دانوں اور غیر ملکی سازشوں کا بار بار شکار ہونے سے بچے رہیں، اور ایسا نہ ہو کہ ان کی اپنی سادگی، صحیح دینی شعور کی کمزوری اور فراستِ ایمانی کی کمی کی وجہ سے دینی فضا بنانے کی ساری کوششیں، شریعتِ اسلامی کے نفاذ اور اسلامی نظام کے قیام کی ساری جدوجہد مٹی میں مل جائے، اور مسلم معاشرہ اور مسلم ملک لادینی نظامِ حکومت آزاد خیالی اور مغربی "ترقی پسندی" کے خطرہ سے دوچار ہو جائے جو آج کے دور میں مقبول بھی ہے، اور ایسے عوام کے نزدیک مطلوب بھی جو اسلامی تربیت سے محروم رہے ہیں، اور جن کی نشو ونما مغربی نظامِ تعلیم وتربیت اور اخلاق سوز وسائلِ ابلاغ کے زیرِ سایہ ہوئی ہے۔[1]

---

[1] جس کی واضح مثال پاکستان کے حالیہ (نومبر ۱۹۸۸ء کے) انتخابات ہیں، وہ ملک جو اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اور اسلامی نظام وتعلیمات کے نفاذ کے لئے اور دنیا کے سامنے اسلامی نظام کی صلاحیت واہلیت کو بطور مثال پیش کرنے کے لئے (باقی صفحہ ۲۲ پر)

www.abulhasanalinadwi.org

# اوّلین اسلامی معاشرہ کا امتیاز

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فراست ایمانی کی دولت سے مالامال تھے، وہ نہ دھوکا دیتے تھے، نہ دھوکا کھاتے تھے، وہ کسی کو فریب نہیں دیتے تھے، یہ تو واضح بات ہے، وہ اس سے بہت بلند تھے، لیکن ہم میں بہت سے لوگ ان کے اس وصف کی طرف توجہ نہیں دیتے کہ صحابۂ کرام کسی کے دجل فریب کا شکار بھی نہیں ہوتے تھے، وہ بڑے ذہین وفطین اور ہمہ وقت بیدار عقل وشعور والے افراد تھے، ان کی عقل، ان کی طبیعتیں دین کی روح اور دینی تعلیمات کے خلاف کسی چیز کو گوارہ نہیں کرتی تھیں، وہ دلکش نعروں، پُرفریب مغالطوں اور نظر فریب مظاہر کا شکار نہیں ہوا کرتے تھے۔

اس کی سب سے واضح دلیل اور اعلیٰ ترین مثال یہ ہے کہ وہ نبی کریم صلے اللہ

---

(باقی صا۲ کا) قربانیاں دی گئی تھیں، انتخابات کے نتائج اس کے بالکل برخلاف سامنے آئے، ترقی پسندوں اور اسلامی قوانین، اسلامی نظام کے مخالفین کو نفاذ شریعت کا دعویٰ کرنے والوں کے مقابلہ میں فتح حاصل ہوئی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تاریخ اسلام میں پہلی بار سب سے بڑی اسلامی مملکت کی سربراہی کا منصب ایک "آزاد خیال" خاتون کو حاصل ہوا حالانکہ وہاں ہزاروں علماء موجود ہیں، سیکڑوں دینی مدارس قائم ہیں اور متعدد دینی اصلاحی تحریکیں بھی سرگرم عمل ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے، آپ کو معصوم سمجھتے تھے، جیسا کہ خود قرآن میں اللہ نے فرمایا ہے کہ :-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (سورۃ النجم - ۳-۴)

وہ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں نہیں بناتے ہیں، ان کا کلام تو تمام تر وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔

پھر ان صحابۂ کرام کی نگاہوں میں آنحضرتؐ کی ذات گرامی ان کی اپنی اولاد، آباء و اجداد اور خود اپنی جانوں سے زیادہ محبوب تھی، تاریخ میں کسی انسانی جماعت نے کسی نبی اور کسی داعی کا ــــ حدود کی رعایت رکھتے ہوئے اور تقدیس و تعبّد سے بچتے ہوئے جو صرف اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص ہے ــــ ایسا احترام نہیں کیا ہے، اس کے باوجود اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا:-

اُنصر أخاك ظالمًا او مظلومًا

اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ ظالم ہو خواہ مظلوم۔

تو صحابۂ کرام اس فرمان نبوی پر خاموش نہیں رہ سکے، اور انھوں نے اس کی تشریح ضروری سمجھی۔

حدیث کے شارحین نے اس کی تصریح کی ہے کہ یہ زمانۂ جاہلیت کی مشہور مثل تھی، زمانۂ جاہلیت کی عادت بھی یہی تھی، چنانچہ دیوان حماسہ کا ایک شاعر عرب کے ایک قبیلہ بنی مازن کی تعریف میں کہتا ہے ؎

www.abulhasanalinadwi.org

لا یسألون أخاهم حین یندبہم
فی النائبات علی ما قال برهانا

جب ان کے بھائیوں پر کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ ان کو مدد کے لئے پکارتے ہیں، تو یہ لوگ بات کی صحت پر دلیل اور حجت کا سوال نہیں کرتے، مدد کے لئے دوڑ پڑتے ہیں۔

اس کے باوجود صحابۂ کرام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا تو خاموش نہیں رہ سکے، ایک صحابی نے کہدیا کہ "اللہ کے رسولؐ! ہم مظلوم کی مدد کریں یہ تو ٹھیک ہے لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں؟ صحابہ کی جرأت پر آنحضورؐ نہ تو خفا ہوئے نہ چہرۂ مبارک پر کبیدگی یا ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے بلکہ بڑے سکون کے ساتھ فرمایا کہ "ظالم کو ظلم سے روک دو یہی اس کی مدد ہے"۔[1]

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کی ۔۔ اور اسلامی معاشرہ مومنین پر ہی مشتمل ہوتا ہے ۔۔ صفت بیان فرمائی ہے جس سے اس کی ذہانت و فراست کا اندازہ ہوتا ہے، آپ نے فرمایا: "مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا"[2] ایک اور موقع پر فرمایا: "مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کی روشنی کی مدد سے دیکھتا ہے"[3] ہر زمانہ میں، اور ہر ملک میں اسلامی معاشرہ ایسا ہی ہونا چاہئے نہ فریب دے، نہ فریب کا شکار ہو، نہ ایک ہی سوراخ سے بار بار ڈسا جائے۔

---

۱ے بخاری و مسلم ۲ے مسند احمد ۳ے صحیح بخاری۔

www.abulhasanalinadwi.org

# جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت

اسی طرح اس طرف توجہ دینا بھی ضروری ہے کہ خالص قرآنی اور اسلامی مفہوم میں جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت اور اس کی قدر و قیمت دل و دماغ میں برقرار رہے، اس کی عظمت و جلالت کا شعور کمزور نہ ہو، جو برگزیدہ اشخاص "مجاہد فی سبیل اللہ" کے لقب سے سرفراز ہوئے اور جنھوں نے اس میدان میں نام پیدا کیا، ان پر رشک آئے، ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا شوق پیدا ہو اور شہادت کی تمنا دل میں کروٹیں لیتی رہے، یہ بہت بڑی ایمانی دولت ہے، یہی جذبۂ جہاد اور شوقِ شہادت تمام قدیم و جدید قوموں اور ملّتوں کے درمیان اس امت کا امتیاز اور اس کے عظیم الشان کارناموں، بے مثال قربانیوں و فداکاریوں کا منبع و مصدر رہا ہے، تاریخ کے مختلف ادوار اور دنیا کے مختلف مقامات پر اللہ کی تائید و نصرت اسی مقدس جذبہ و شوق کے ساتھ وابستہ رہی ہے، امت مسلمہ کی اس طاقت کے سرچشمہ اور اس دولت کے خزانہ سے محرومی ایسا خسارہ ہے، جسے پورا نہیں کیا جاسکتا، اور ایسا خلا ہے، جسے علم و عقل کی وسعت اور تہذیب و تمدن کی ترقی بھی پُر نہیں کرسکتی۔

اس شوق اور جذبہ کو باقی رکھنے کے لئے ایسی کتابوں سے مدد لی جاسکتی ہے، جو پڑھنے یا سننے والوں اور دین کے داعیوں میں دینی غیرت و حمیت کو

www.abulhasanalinadwi.org

بیدار کر دیں، ان کے سینوں میں عزم و عمل کی ایک دنیا آباد کر دیں اور اللہ کے کلمہ کی سربلندی کی راہ میں زندگی، زندگی کے عیش و عشرت اور جاہ و عظمت کو بے قیمت بنا دیں۔[1]

## جمود کو توڑنے والی تحریکیں خود جمود کا شکار

تاریخ کا ایک سبق جو بار بار دہرایا جاتا رہا ہے، اور جس سے عبرت حاصل کرنا ضروری ہے، یہ ہے کہ بہت سی بنیادی اصلاحی تحریکیں جو درحقیقت اس مقصد سے اٹھیں کہ عقل و فکر اور زندگی پر طاری جمود کو توڑ دیں، اسلام کے بہتے ہوئے دریا کی سطح پر جم جانے والی کائی کو دور کریں، اور معاشرہ میں رائج ان رسموں، عادتوں، اور رواجوں کی زنجیروں کو توڑ دیں، جن کی نہ کوئی دینی حقیقت ہے، اور نہ معقولیت، جو تحریکیں اس لئے وجود میں آئی تھیں کہ اسلامی معاشرہ کی جامد عقلوں کو جھنجھوڑ دیں، ان کی خفتہ صلاحیتوں کو

---

[1] مثلاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تاریخ، حدیث کی کتابوں میں جہاد کے ابواب، سلطان صلاح الدین ایوبی کے حالات، یا ماضی قریب کی تحریک جہاد کی تاریخ جیسے حضرت سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفقاء کے سرفروشانہ کارناموں پر مشتمل مقرر کی کتاب "سیرت سید احمد شہیدؒ (۱-۲) یا مختصر کتاب "جب ایمان کی بہار آئی"۔

www.abulhasanalinadwi.org

بیدار کردیں، تاکہ نئی نسل اپنے زمانہ کو اور زمانہ کی مشکلات کو سمجھ سکے، زمانہ کے صحیح اور معقول تقاضوں کی تکمیل کر سکے، زمانہ کا ساتھ دے سکے، اور صرف ساتھ ہی نہیں بلکہ اپنے زمانہ کی قیادت و رہنمائی کر سکے، اور اس بات کا عملی ثبوت پیش کر سکے کہ اسلام ہر زمانہ کے سوالات کا جواب فراہم کر سکتا ہے مشکلات کو حل کر سکتا ہے، وہ ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کی اور ہر دور میں قیادت کی صلاحیت رکھتا ہے، تاریخ کا یہ بڑا عبرتناک سبق ہے کہ ایسی اصلاحی تحریکیں ۔۔ اگر ان کو انقلابی نہ کہا جائے ۔۔ مرورِ زمانہ کے ساتھ خود اسی جمود کا شکار ہو گئیں جس سے نبرد آزمائی کے لئے وجود میں آئی تھیں، اور اپنے ابتدائی طریق کار اور لائحۂ عمل کی زنجیروں میں گرفتار نظر آنے لگیں، جو طریق کاران تحریکات کی ابتداء میں اس وقت کے تقاضوں کے مطابق وضع کیا گیا تھا اور جو ایک محدود دائرہ کے اندر اصلاحی تحریک کے تقاضوں کو پورا کرتا تھا، ان تحریکوں اور ان سے متعلق افراد نے ان لکیروں کو مضبوطی سے تھام رکھا ہے جو لکیریں ان تحریکوں کے سربراہوں نے ماضی میں بڑے اخلاص اور بڑے فہم و تدبر کے ساتھ زمانہ کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے بنائی تھیں:۔

| | |
| --- | --- |
| یحمل ھذا العلم من کل | اس علم کے ہر نسل میں ایسے عادل |
| خلف عدولہ ینفون | و متقی حامل و وارث ہوں گے |

www.abulhasanalinadwi.org

عنہ تحریف الغالین | یہ اس دین سے غلو پسند لوگوں کی
وانتحال المبطلین وتاویل | تحریف، اہل باطل کے غلط انتساب
الجاہلین۔[1] | ودعوے اور جاہلوں کی دوراز کار

تاویلات کو دور کرتے رہیں گے۔

لیکن ان جماعتوں اور تحریکوں نے ان لکیروں کو اس مضبوطی سے تھام رکھا ہے، جیسے کوئی کسی نصِّ قطعی اور منصوص حکم پر جما ہے جس میں نہ کسی حذف واضافہ کی گنجائش ہو نہ کسی طرح کی لچک یا توسّع کا امکان جس کی وجہ سے ان دعوتوں اور تحریکات میں کام کرنے والوں کے ذہنوں پر جمود کا سایہ ہو گیا ہے، اور ان میں کبھی کبھی انتہا پسندی بھی آجاتی ہے، کہ وہ اپنے طریق کار سے سرِ مُو تجاوز گوارا نہیں کرتے، اور اس پر اس طرح اصرار کرتے نظر آتے ہیں جیسے وہ بھی کوئی شریعت کی نصِّ قطعی ہو، یا منزّل من اللہ قرآن کی آیت۔

اس کا سبب اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ تحریک قوتِ نمو کھو چکی ہے، اس میں اتنی قدرت وصلاحیت باقی نہیں کہ ماحول کا ازسرِ نو جائزہ لے، روحِ عصر کو پہچانے، نئے تقاضوں کو سمجھے، زمانہ کی نبض پر انگلیاں رکھے، اس کے مرض کی صحیح تشخیص کرے، اور اصلاح ودعوت کے طریقِ کار اور زندگی کے حقائق اور تقاضوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرے۔

---

[1] مشکوٰۃ۔ کتاب العلم، فصل ثانی، رقم الحدیث: ۲۴۸

www.abulhasanalinadwi.org

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کبھی بھی زمانہ سے پیچھے نہیں رہا، اس نے ہمیشہ انسانی معاشرہ کی قیادت کی ہے، اور اپنی تعلیمات اور زمانہ کے تقاضوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی صلاحیت کا ثبوت دیا ہے ایسے عُلماء اور قائدین ہر دور میں موجود رہے ہیں، جن میں فکری بالیدگی تھی، بے مثال ذہانت تھی، وہ دینی اصولوں اور شریعت کے اولین مصادر سے احکام کے استنباط اور اجتہاد کی قدرت و صلاحیت رکھتے تھے، انھوں نے حیرت انگیز صلاحیت اور بے مثال عبقریت (GENIUS) کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر زمانہ اور ہر مقام کے چیلنجوں کا مقابلہ کیا، زمانہ کے مطالبات اور اُمّت مسلمہ کی ضرورتوں کی تکمیل کی انھوں نے زندگی کے حقائق سے کبھی آنکھیں بند نہیں کیں، وقت کی طلب اور زمانہ کی آواز پر ہمیشہ کان لگائے رہے، یہی وجہ ہے کہ یہ دین ہمیشہ زندگی سے بھرپور اور مقبول و محبوب رہا، انسانی معاشرہ کی قیادت کرتا رہا، اور اسلام کے دائرہ کے اندر صحیح راہ کی طرف رہنمائی کرتا رہا۔[1]

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مقرر کی کتاب "تاریخ دعوت و عزیمت" جلد اول اور اس کا مقدمہ۔

www.abulhasanalinadwi.org

## غیر ضروری مسائل و مشکلات سے اجتناب کی ضرورت

اسلامی دعوت کی افادیت اور نتیجہ خیزی کو باقی رکھنے کی تیسری شرط یہ ہے کہ دعوت و تحریک ایجابی (مثبت) ہو، وہ خالص سلبی بن کر نہ رہ جائے کہ حکومت یا قوت و وسائل سے مسلح افراد و عناصر سے پہلے ہی مرحلہ میں ٹکرانے لگے، اپنے لئے مسائل و مشکلات پیدا کرنے لگے، اپنی ساری قوت و صلاحیت اسی ٹکراؤ میں ضائع کر دے، اور اپنے بے شمار دشمن و حریف پیدا کر لے، بے محل جد وجہد کرے، اور بغیر دشمن کے جنگ کرتی رہے۔

اس کے مقابلہ میں چاہئے یہ کہ دعوت سلبی سے زیادہ ایجابی ہو، اس نقطۂ نظر سے کام کرے کہ ایمان کو برسر اقتدار لوگوں تک پہونچانا ہے، انھیں کے ہاتھ میں اسلام کا جھنڈا دینا ہے، اور انھیں سے اسلامی نظام کو نافذ کرانا ہے، یہ سطحِ نظر صحیح نہیں کہ اہلِ ایمان کو یا کسی خاص اسلامی اصلاحی تحریک کو اقتدار تک پہنچانے کی کوشش کی جائے، یا نظام اسلامی کی تنفیذ اور معاشرہ میں انقلاب کا حق کسی خاص جماعت کے افراد یا کچھ داعیوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔

## تجدید و اصلاح کی بہترین مثال

مجھے اسلام میں اصلاح و تجدید کی طویل تاریخ میں کوئی بھی مثال

www.abulhasanalinadwi.org

کوئی تحریک جس کو حیرت انگیز کامیابی ملی ہو، یا کوئی مصلح حالات میں انقلاب لانے، تاریخ کا رُخ موڑنے اور اسے نئی راہ اختیار کرنے پر مجبور کرنے میں کامیاب ہوا ہو، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ (م ۱۰۳۴ھ) جیسی نہیں ملی[1]، حضرت مجدد صاحب کی کامیاب جدوجہد کی تصویر پیش کرنے کے لئے مقرر کی کتاب "ربانیتہ لارہبانیتہ" کا ایک اقتباس پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے:

"ہندوستان میں شہنشاہ جلال الدین اکبر کی حکومت لادینیت اور کھلے الحاد کا راستہ اختیار کر چکی تھی، اکبر جیسے طاقتور اور عظیم شہنشاہ نے یہ طے کر لیا تھا کہ اپنے تمام وسائل و ذرائع اور طاقت و قوت کو کام میں لا کر ملک سے اسلام کی تمام خصوصیات و امتیازات کو ختم کر دے، اس کا نام و نشان مٹا دے، اس کے پاس غیر معمولی صلاحیتوں کے انتہائی ذہین لوگ اکٹھا ہو گئے تھے، جو اس کے غلط عزائم و اعمال میں اس کے دست و بازو بنے ہوئے تھے، وہاں کسی کمزوری کا شائبہ بھی نہیں تھا، حکومت اپنے شباب پر تھی، پیری یا کمزوری کے آثار کا دور دور تک پتہ نہیں تھا، کسی انقلاب، تبدیلی یا بغاوت کا امکان بھی نظر نہیں آرہا تھا، علم منطق یا ظاہری قیاس یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھا کہ حالات کا رُخ بدل بھی سکتا ہے، یا حکومت اور

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "تاریخ دعوت و عزیمت" جلد چہارم، تذکرہ مجدد الف ثانیؒ

www.abulhasanalinadwi.org

قوم میں کوئی واضح تبدیلی آسکتی ہے۔

ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اصلاح وتجدید کے لئے تیار کیا، اس اللہ کے بندہ نے تن تنہا انقلاب کا جھنڈا اپنے ہاتھوں میں سنبھالا اور اپنے ایمان ویقین، عزم وتوکّل اور روحانیت واخلاص کی داخلی قوت کے سہارے حالات میں انقلاب کی جدوجہد میں لگ گیا، اور نتیجہ یہ نکلا کہ مغل سلطنت کا ہر وارث پہلے سے بہتر ہوا، اور آخیر میں شہنشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر جیسا فاضل، صالح، فقیہ، مجاہد اور غیور مسلمان سریر آرائے سلطنت ہوا، اسلامی حکومتوں کی تاریخ میں جس کی مثالیں بہت کم نظر آتی ہیں، اس مبارک انقلاب کے قائد مجددی سلسلہ کے امام شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی "تھے"[1]

احوال وظروف کی اس اصلاح وانقلاب میں حیرت انگیز کامیابی اس وجہ سے ممکن ہوئی کہ انھوں نے ایجابیت کو سلبیت پر ترجیح دی زمامِ حکومت سنبھالنے والے شہنشاہ اور اس کے وزراء اور درباریوں کی اسلامی غیرت کو بیدار کیا، ان کے دلوں میں موجود ایمان کو جھنجھوڑا، ان کو

---

[1] ربانیہ لا رہبانیہ ص ۱۲۵-۱۲۸ - نیز ملاحظہ ہو مقرر کا رسالہ "الدعوۃ الاسلامیۃ فی الہند و تطورّاتہا"

www.abulhasanalinadwi.org

وہ یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو گئے کہ وہ حکومت و سلطنت نہیں چاہتے بلکہ یہ تمنّا اور خواہش نہ ان کے خواب و خیال میں آتی ہے، نہ ان کے تلامذہ، مریدین یا آل و اولاد کے خواب و خیال میں ـــ بلکہ وہ تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ برہمنیت، ہندو فلسفہ اور جاہلی تہذیب و تمدّن کی یلغار سے اس ملک میں جسے ان کے آباء و اجداد نے اسلام کو پھیلانے کے لئے فتح کیا تھا اور اپنا خون بہایا تھا، اسلام کی مدافعت اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی سعادت شہنشاہ، اس کے وزراء اور فوجی سرداروں کو حاصل ہو، یہ بات ان درباریوں اور امراء کے دل میں بیٹھ گئی اور ان کا رُخ بدل گیا، وہ اسلام کے خلاف جنگ اور اسلام کے آثار و نشانات کو مٹانے کے بجائے اسلام کی مُدافعت کرنے لگے، اور برہمنیت اور وثنیت کے آثار کو ایک ایک کر کے مٹانا شروع کر دیا، جو اکبر کے زمانہ میں بہت زیادہ پھیل گئے تھے۔

اکبر نے گائے کے ذبیحہ پر پابندی لگا دی تھی، کیونکہ ہندو اس کو مقدّس سمجھتے ہیں، اور اس کی پوجا کرتے ہیں، چنانچہ پورے قلمرو میں گائے ذبح کرنا جرم تھا، اور اس کا ارتکاب کرنے والے کو سخت سزا دی جاتی تھی، دوسری طرف سور کے گوشت پر کوئی پابندی نہیں تھی، اکبر کے مقابلہ میں اس کا بیٹا شہنشاہ نور الدین جہانگیر جو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے اخلاص و تقویٰ سے متأثر تھا، اور کچھ دنوں تک ان کی صحبت سے بھی فیض یاب

www.abulhasanalinadwi.org

ہو چکا تھا، اس نے جب کانگڑہ کا قلعہ فتح کیا، جسے دوسرے مسلمان فاتحین فتح کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے، اور یہ فتح بھی ایک ہندو فوجی سپہ سالار کے ہاتھوں ہوئی تھی، جہانگیر جب اس قلعہ میں داخل ہوا تو پہلا حکم صادر کیا کہ وہاں مسجد بنائی جائے اور گائے ذبح کی جائے، اسی ایک واقعہ سے اس کے والد اور خود اس کے طرزِ عمل، سیاست اور نفسیات میں واضح فرق کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

## جاہ و منصب سے بے نیازی

اسلامی دعوت اور اسلامی بیداری کے لئے چوتھا ضروری عُنصر یہ ہے کہ اس کے قائدین میں جاہ و منصب اور عیش و عشرت کی زندگی اور جاہ و منصب والوں کو اللہ نے جو نعمتیں دے رکھی ہیں، ان میں ان کی ریس سے بڑی حد تک دور رہیں اور شریعت کے حدود میں رہتے ہوئے (بغیر رہبانیت اور غلو کے) اپنی استطاعت بھر زہد و قناعت اور توکل کی صفات اپنے اندر پیدا کریں اور سلف صالحین اور اصحابِ عزیمت کے نقشِ قدم پر زندگی گذارنے کی کوشش کریں۔

اس سلسلہ میں اپنی کتاب "رجال الفکر والدعوۃ" جلد اول سے امام احمد بن حنبلؒ کی سیرت کا ایک حصہ نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں:-

"تاریخ اسلام میں ہمیں زُہد و قناعت اور تجدید و اصلاح کی کوششیں ساتھ ساتھ نظر آتی ہیں، طویل اسلامی تاریخ میں جن شخصیتوں نے زمانہ کی رفتار بدل دی، تاریخ کے دھارے کو موڑ دیا، اسلامی معاشرہ میں نئی روح پھونک دی، اسلام کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز کیا، علم، فکر اور دین کے میدانوں میں ناقابلِ فراموش ورثہ چھوڑا، جو صدیوں تک ذہن و فکر کو متأثر کرتے رہے، اور علم و ادب کی دنیا میں جن کا سلسلہ چلتا رہا، وہ ایسی ہی شخصیتیں نظر آتی ہیں، جن میں زہد تھا، دنیا سے بے رغبتی تھی، قناعت تھی، جنھوں نے نفس کی خواہشات پر قابو حاصل کر لیا تھا، مادّی دولت اور ارباب دولت و ثروت و اصحابِ جاہ و حشم کی کشش ان کی نگاہوں میں ختم ہو گئی تھی۔

غالباً اس کا راز یہ ہے کہ دنیا سے بے نیازی، قناعت اور زُہد انسان کے اندر باطنی قوت اور عقیدہ و کردار کی اہمیت پیدا کر دیتا ہے، مادّی دولت میں ڈوبے ہوئے انسانوں، معدہ کے گرفتار اور شہوت کے شکار افراد کی قدر و قیمت ان کی نگاہوں میں گر جاتی ہے، اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ نابغۂ روزگار اور عبقری اشخاص خواہ کسی قوم میں ہوں، قناعت اور تقشّف کی زندگی گذارتے تھے، ہوا و ہوس کو پامال کر رکھا تھا، اور اپنے زمانہ کے بادشاہوں، امراء و اغنیاء سے بہت دور تھے، کیونکہ زُہد انسان کی پوشیدہ طاقتوں کو ابھارتا ہے، صلاحیتوں کو جِلا بخشتا ہے، اور روح کو گرماتا ہے، اس کے مقابلہ میں عیش و آرام

www.abulhasanalinadwi.org

احساس کی شدت و نزاکت کو کُند کر دیتا ہے، رُوح کو سُلا دیتا ہے اور دل کو مُردہ کر دیتا ہے، یہاں نفسیات اور علمِ اخلاق کے اعتبار سے اور توجیہات بھی ممکن ہیں، لیکن میں طوالت کی وجہ سے ان کا ذکر نہیں کر رہا ہوں، صرف اسی تاریخی حقیقت کے تذکرہ پر اکتفا کر رہا ہوں، اور اسی پر زور دینا چاہتا ہوں کہ نشأۃ ثانیہ اور تجدید کا منصب زہد اور معمولی خواہشات اور حقیر یا نوسے بلندی کا طالب ہے، ہواؤں کے رُخ پر چلنے کو گوارہ نہیں کرتا، عیش و عشرت کی زندگی اور دولت و ثروت میں کھیلنے کے بالکل منافی ہے، یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خلافت کا منصب ہے، اور رسول اللہ سے کہا گیا تھا:۔

| | |
|---|---|
| وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا | اور ہرگز آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے |
| مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ | ان چیزوں کی طرف جن سے ہم نے |
| زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ | ان کے گروہوں کو متمتع کر رکھا ہے |
| فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ | ان کی آزمائش کے لئے، کہ وہ محض |
| وَأَبْقَىٰ ○ | دنیوی زندگی کی رونق ہے، اور |
| (طٰہٰ ـ ۱۳۱) | آپ کے پروردگار کا عطیہ کہیں بہتر |
| | اور دیرپا ہے۔ |

اور آپ کو حکم دیا گیا تھا کہ اپنی ازواجِ مطہرات سے کہدیں:۔

| | |
|---|---|
| يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ | اے نبی! آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ |

www.abulhasanalinadwi.org

اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا۔ (الاحزاب ـ ۲۸)

اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی بہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ متاع دنیوی دے دلا کر، خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں۔

جن اشخاص کو اللہ تعالیٰ اس عظیم کام کے لئے منتخب کرتا ہے، یا جو لوگ اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کرتے ہیں، اور اس اہم منصب کی تمنا کرتے ہیں، ان کے بارے میں اللہ کا دستور یہی ہے، اور اللہ کا دستور بدلا نہیں کرتا۔[1]

## جرأت وشجاعت اور قربانی کا جذبہ وشوق

اسلامی بیداری کے لئے پانچواں لازمی عُنصر یہ ہے کہ دعوت کے ساتھ جُرأت وشجاعت کی روح اور صبر واستقلال اور قربانی کا جذبہ وشوق بھی وابستہ ہو، اگر حالات کا تقاضا ہو تو خطرات میں کود پڑنے کی ہمت اور طاقت بھی رہنی چاہیئے، کیونکہ انسانوں کی فطرت ہے کہ وہ قوی ایمان، بے مثال جرأت وشجاعت اور خطرات میں بے خطر کود پڑنے کے جذبہ کی بہت قدر کرتے ہیں، وہ ایسی چیزوں کو بڑی عزت وعظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، جو خود ان کے اندر نہ ہوں، اور اسلام کی تاریخ حیرت انگیز شجاعت اور خطرات کو گلے

---

[1] رجال الفکر والدعوۃ، جلد اول ص ۱۰۵

www.abulhasanalinadwi.org

لگانے کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

اس جذبہ اور روح کے فقدان سے جو خلا پیدا ہوتا ہے وہ صحیح دعوتوں اور اسلامی تحریکوں کے لئے بڑا خطرناک ہے، اسی وجہ سے بہت سی غلط اور فاسد تحریکیں پیدا ہوتی اور پروان چڑھتی ہیں، جن کا عقیدہ بھی غلط ہوتا ہے اور طریق کار بھی، وہ سلبی، تباہ کن اور فساد پھیلانے والی ہوتی ہیں، اس کے باوجود دل و دماغ پر ان کا جادو چل جاتا ہے، اسے کسی واعظ کا وعظ یا کسی انشاء پرداز کی تحریر توڑ نہیں سکتی، منطقی دلائل اور علمی بحثیں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں، عالم اسلام میں ظاہر ہونے والی فوجی انقلابی تحریکیں اس کی واضح مثال ہیں، جو بگڑے ہوئے حالات کی اصلاح یا اسلام کے نام پر سامنے آتی رہیں، اور اسلام پسندوں کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھاتی رہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سیلاب ہی سیلاب کو تھام سکتا ہے، تیز دھارے کو روکنے کے لئے اس سے زیادہ طاقتور دھارے کی ضرورت ہے، مضبوط باطل کا مقابلہ طاقتور حق ہی کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے، صحیح عقائد اور صالح مقاصد کے لئے قربانی کے شوق اور فداکاری کے جذبہ کی کمی، غلط اور فاسد تحریکوں کے جال میں پھنسنے کے لئے راستہ ہموار کر دیتی ہے، بگڑے ہوئے حالات اور ظالم و جابر انتظامیہ سے بیزاری اور نفرت انتہا کو پہونچ چکی ہے، اور جو صاف اور شیریں پانی نہیں پاتا وہ گندے اور خراب پانی سے

www.abulhasanalinadwi.org

اپنی پیاس بجھا لیتا ہے، اور سچ کہا ہے باری تعالیٰ نے۔

| | |
|---|---|
| اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ (الانفال۔۷۳) | اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ اور فساد برپا ہو جائے گا۔ |

www.abulhasanalinadwi.org

# غیر مسلم اکثریت کے ملکوں میں اسلامی بیداری

## اور اس کا لائحۂ عمل

یہاں ان ملکوں میں اسلامی بیداری کے بارے میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں، جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، اور ان کے چاروں طرف غلط فہمیوں غلط بیانیوں، جھوٹے الزامات اور بے بنیاد واہموں کے دائرے پھیلے ہوئے ہیں جہاں قومی جمہوری حکومتیں برسر اقتدار ہیں وہاں بھی ایک مدت سے اسلامی بیداری کی لہر موجود ہے، اور اسلامی ممالک میں پیدا ہونے والی بیداری کی لہروں سے کچھ کم طاقتور نہیں ہے۔

## اسلام کی مثالی سیرت و کردار کی نمائندگی

ان غیر اسلامی ملکوں میں تمام مسلمانوں کے لئے عام طور پر اور اسلامی دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے خاص طور پر یہ ضروری ہے کہ اسلام کی مثالی سیرت و کردار کا ممکن حد تک واضح اور مکمل نمونہ پیش کریں، یہ اس دین کے لئے احترام کا جذبہ پیدا کرنے کا سب سے قوی اور مؤثر ذریعہ ہے، یہی بات برادرانِ وطن کو اسلام کے مصادر (SOURCES) اور اسلامی تعلیمات کے مطالعہ کی دعوت

www.abulhasanalinadwi.org

دے سکتی ہے، جن تعلیمات نے مسلمانوں کو بہترین سیرت و اخلاق اور امتیازی رنگ عطا کیا ہے اور پُرکشش سانچے میں ڈھالا ہے، یہی بات ان کو قرآن مجید، سیرتِ نبوی اور شریعتِ اسلامی سے مانوس ہونے اور ان کا مطالعہ کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک زمانہ سے مسلمان اسلامی سیرت و کردار سے ہٹ چکے ہیں، وہ غیر مسلم اکثریت کے عادات و اطوار، رسوم و روایات اور مقامی قدیم تہذیب و تمدن سے متأثر ہو چکے ہیں، یا جدید مغربی مادّی تہذیب کے زیرِ اثر آ چکے ہیں۔

پھر یہ بات بھی واضح ہے کہ غیر مسلموں کے لئے یہ ممکن یا آسان نہیں کہ مسلمانوں کے اعمال و اخلاق کا مطالعہ مسجدوں اور مدرسوں میں جا کر کریں، وہ تو مسلمانوں کو دیکھیں گے بازاروں میں، دفاتر میں، محکموں میں اور عمومی اجتماعات اور تقریبات کے موقع پر، اور یہیں سے وہ اچھا یا بُرا اور غلط یا صحیح تأثر قائم کریں گے

## پُر امن اور بقائے باہم کی فضا بنانے کی کوشش

غیر مسلم اکثریت کے ملکوں میں مسلمانوں کے کرنے کا دوسرا ضروری کام یہ ہے کہ امکان بھر اور اپنی استطاعت کی حد تک اس بات کی پوری کوشش کریں کہ ملک میں امن و سکون کی فضا قائم رہے، اور پُر امن بقائے باہم CO-EXISTENCE کا اصول کارفرما ہو، تاکہ باہمی احترام و اعتماد کی فضا میں ایجابی اور تعمیری کاموں کا

www.abulhasanalinadwi.org

موقع فراہم رہے، کیونکہ اس کے بغیر دینی ادارے، اسلامی سرگرمیوں کے مراکز یہاں تک کہ مسجدیں اور مدرسے سب خطروں کی زد پر ہیں، کسی وقت بھی نفرت اور فرقہ وارانہ جنون کا سیلاب ان تمام اداروں اور مقامات کو برباد کرسکتا ہے۔

اسی طرح امن وسکون اور باہمی احترام ہی کی فضا میں مسلمانوں کے لئے یہ ممکن ہوگا کہ وہ اپنے اسلامی تشخص وامتیاز کو محفوظ رکھیں، اسلامی شریعت واحکام کے مطابق زندگی گذاریں، اپنے عائلی قانون اور خاندانی نظام کو باقی رکھیں، اپنی نئی نسل کو اسلامی عقائد وتعلیمات پر قائم رکھیں، اپنی اولاد کو اسلام کی تعلیم دلائیں اور اس بات کا اطمینان حاصل کرلیں جس کا اطمینان سیّدنا یعقوب علیہ السلام نے حاصل کیا تھا، جب انھوں نے اپنے بیٹوں اور پوتوں، نواسوں سے سوال کیا تھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ "مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ" تو ان لوگوں نے ایک زبان ہوکر جواب دیا تھا:

| | |
|---|---|
| نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ | ہم عبادت کریں گے آپ کے |
| اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ | اور آپ کے باپ دادوں ابراہیم |
| اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ | اور اسمٰعیل اور اسحاق کے |
| مُسْلِمُوْنَ ○ | معبود کی، اسی معبود واحد کی، |
| (سورۃ البقرۃ ــ ۱۳۳) | اور ہم تو اسی کے حکم بردار ہیں۔ |

www.abulhasanalinadwi.org

# سماجی بگاڑ کی اصلاح اور اخلاقی قیادت

اسی طرح مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ ملک کی اخلاقی قیادت کی ذمہ داری قبول کریں، ملک میں پھیلے ہوئے بگاڑ کو درست کرنے کے لئے سامنے آئیں، پاکیزہ شریفانہ زندگی اور انسانیت کے احترام کی دعوت دیں، ملک جس اخلاقی گراوٹ میں مبتلا ہے، اور اجتماعی خودکشی کی راہ پر تیزی سے بڑھ رہا ہے، اس کو روکنے اور سماج کو مکمل تباہی سے بچانے کی کوشش کریں، یہ کیسی طرح جائز نہیں کہ ایسا جہاز غرق ہو جائے جس پر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد سوار ہو، اور اس وجہ سے غرق ہو کہ یہاں دولت کی اور شہوت نفسانی کی پوجا ہو رہی ہے، یہاں حرص، لالچ اور مفاد پرستی انتہا کو پہونچی ہوئی ہے، یہاں رشوت خیانت اور ملک سے غدّاری عام ہے، مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد، ان کے علماء و مشائخ اور ان کے مدارس و معاہد کی موجودگی میں کسی ملک اور سماج میں یہ بیماریاں پھیل جائیں، بڑی فکر کی بات ہے، کیوں کہ مسلمانوں کے پاس دین کی تعلیمات، رسولؐ کی سنّت اور صحابۂ کرامؓ کے اسوہ کی صورت میں اخلاقی تحفّظ کا سامان موجود ہے، جو اخلاقی بے راہ روی اور ذہنی دیوالیہ پن سے بچا سکتا ہے، اور ملک اور سماج کو مکمل تباہی سے محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اسی صورت میں مسلمان اپنے صحیح مقام و منصب کی نمائندگی کر سکیں گے اور اسی صورت میں اہل وطن مسلمانوں کی عزت و احترام کریں گے ان کا پاس ولحاظ رکھیں گے، ان کو آنکھوں میں بٹھاتے اور دل میں جگہ دینے پر مجبور ہوں گے اور ممکن ہے اللہ انھیں اس ملک کی قیادت کا ایک موقع پھر عنایت فرمائے اخلاقی قیادت کا میدان واحد میدان ہے، جواب تک خالی پڑا ہوا ہے اور مسلمانوں کے لئے اس کا موقع ہے کہ وہ اس میدان میں اپنی صلاحیت اہلیت اور امتیاز ثابت کر دکھائیں اور اسی راہ سے قیادت کا منصب حاصل کر لیں۔

## جمہوری حقوق کا صحیح استعمال اور قانون سازی کے رُخ و رفتار پر گہری نظر

جمہوری ملکوں میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے شہری اور جمہوری حقوق کو فخر و اعتماد اور جرأت و ذہانت کے ساتھ استعمال کریں، کیونکہ وہ بھی ملک کے وفادار اور دیانتدار فرزند ہیں، ان کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو غالب اکثریت کو حاصل ہیں، اس طرح ان کو اس بات کے مواقع حاصل رہیں گے کہ اپنے حقوق کی اور اپنے مقام و منصب کی حفاظت کریں، اپنے دین و مذہب کے مطابق زندگی گذاریں، اپنی شریعت اور دینی تعلیم کو غیروں کی مداخلت سے محفوظ رکھیں، اس کے لئے ضروری ہے کہ مجالس قانون ساز

www.abulhasanalinadwi.org

میں بننے والے قوانین کا ذہانت اور بیدار مغزی کے ساتھ مسلسل مطالعہ کرتے رہیں، اور ان مجالس کے نمائندوں کے انتخاب میں بھی اپنا پورا وزن استعمال کریں، ایسا نہ ہو کہ غفلت میں کسی مصیبت یا مشکل میں پھنس جائیں اور اپنے مذہب و عقیدہ کے خلاف قوانین پر عمل کرنے اور حالات سے صلح کرنے پر مجبور ہو جائیں، ان کو اہلِ مصر کے لئے فاتح مصر سیدنا عمرو بن عاص کی وصیت ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیئے :۔

أنتم في رباط دائم — تم مستقل محاذ پر ہو، کیونکہ مخالفین
لتشوّف القلوب اليكم. — کے دل تمہاری ہی طرف لگے ہوئے ہیں۔

## نئی نسل کی تعلیم و تربیت اور ان کے ایمان و عقیدہ کی حفاظت

مسلمانوں کو چاہیئے کہ نئی نسل کی مضبوط و مستحکم اسلامی تعلیم کا انتظام کریں اور توحید کا عقیدہ جو ان کا شعار و امتیاز اور ان کے اور برادرانِ وطن کے درمیان خطِ فاصل ہے، اس عقیدہ کو نئی نسل کے دل و دماغ میں پیوست کر دینے کی ذمہ داری سنبھالیں، اور دقتِ نظر اور دینی غیرت و حمیت کے ساتھ سرکاری نظامِ تعلیم و تربیت، مدرسوں میں مقرر نصابِ تعلیم، ثقافتی پروگراموں

لے

اور وسائلِ ابلاغ کا جائزہ لیتے رہیں، کیونکہ یہ چیزیں بچوں اور نوجوانوں کے عقیدۂ توحید پر بُرا اثر ڈالتی ہیں، اور بچّے ہی نہیں تعلیم یافتہ مردوں، عورتوں کے عقیدہ کو بھی کمزور کرتی ہیں، بلکہ بسا اوقات اس کے خلاف دعوت دیتی ہیں، یہ سارا کام وطنی اور قومی ثقافت کے نام پر کیا جاتا ہے، حالانکہ یہ قدیم ہندوستانی دیومالا MYTHOLOGY ہے، جسے پھر سے زندہ کیا جا رہا ہے مسلمانوں کو ان وسائل و ذرائع اور اداروں کا مقابلہ کرنا چاہیئے انھیں دستور میں دیئے گئے حقوق سے فائدہ اٹھانا چاہیئے، جو فکر و خیال کی آزادی، دین و عقیدہ میں عدمِ مداخلت اور شہری حقوق میں مساوات کی ضمانت فراہم کرتا ہے، ملک کے ہر فرد کو مساوی عزت و مقام دیتا ہے اور ہر ایک کو اپنے عقیدہ اور خواہش کے مطابق نئی نسل کی تربیت کا حق دیتا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ موجودہ وسائلِ ابلاغ اور نظامِ تعلیم و تربیت سے جوانوں، بوڑھوں، مردوں، عورتوں کے ذہنوں پر پڑنے والے اثرات کا مقابلہ کیا جائے، ان کے ذہنوں کے لئے اچھی غذا، مناسب دوا، طاقتور و پُرکشش اسلامی ادب فراہم کیا جائے، اور دلوں میں موجود دینی غیرت و اسلامی حمیّت کو بیدار کیا جائے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت "الدّین النّصیحۃ" (دین نصیحت اور خیرخواہی ہے) پر عمل کرتے ہوئے میں نے اپنے خیالات کا اظہار

www.abulhasanalinadwi.org

کیا ہے، اور کچھ مشورے دیئے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو حالات کے سمجھنے خطرات کا صحیح اندازہ لگانے اور نیک عمل کی توفیق دے۔

وما توفیقی إلا باللہ، علیہ توکّلتُ وإلیہ أنیبُ۔

www.abulhasanalinadwi.org

## دعوتی کام کرنے والوں کے لئے مصنّف کی حسبِ ذیل کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا

۱۔ نبیٔ رحمت

۲۔ منصب نبوّت اور اس کے عالی مقام حاملین

۳۔ ارکان اربعہ (نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج)

۴۔ دستور حیات

۵۔ دعوت و تبلیغ کا معجزانہ اسلوب

۶۔ تاریخ دعوت و عزیمت (۱-۲-۳-۴-۵)

۷۔ جب ایمان کی بہار آئی

۸۔ معرکۂ ایمان و مادّیت

۹۔ مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش

۱۰۔ انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر

www.abulhasanalinadwi.org